مطالعہ پاکستان (لازمی)	انٹر (پارٹ-II)	پرچہ II : (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	2018ء (پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- درجِ ذیل میں سے کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) قائداعظمؒ نے 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا تھا؟

جواب: قائداعظمؒ نے 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں چاہتا ہوں کہ آپ سندھی، بلوچی، پنجابی، پٹھان اور بنگالی بن کر بات نہ کریں۔ یہ کہنے میں آخر کیا فائدہ ہے کہ ہم پنجابی، سندھی یا پٹھان ہیں، ہم تو بس مسلمان ہیں۔"

(ii) تحریکِ علی گڑھ کے حوالے سے سرسید احمد خاں کے دو ساتھیوں کے نام لکھیے۔

جواب: تحریکِ علی گڑھ کے حوالے سے سرسید احمد خاں کے دو ساتھیوں کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- محسن الملک　　2- وقار الملک

(iii) ریاست جموں و کشمیر کی سرحدیں کون سے ممالک سے ملتی ہیں؟

جواب: ریاست جموں و کشمیر کی سرحدیں چین، تبت، افغانستان اور پاکستان سے ملتی ہیں۔

(iv) پاکستان کا محلِ وقوع بیان کیجیے۔

جواب: پاکستان $23\frac{1}{2}$ درجے شمال سے 37 درجے عرض بلد شمالی اور 61 درجے مشرق سے 77 درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس کی مشرقی سرحد بھارت، شمالی سرحد چین اور مغربی سرحد افغانستان اور ایران سے ملتی ہے۔ پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے۔

(v) پاکستان کی سطح کی اقسام کے چار طبعی خدوخال کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان کی سطح کی اقسام کے چار طبعی خدوخال کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- پہاڑ　　2- سطح مرتفع　　3- میدان　　4- وادیاں

(vi) قراردادِ مقاصد کس نے پیش کی اور یہ کب منظور ہوئی؟

جواب: قراردادِ مقاصد پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خاں نے پہلی دستور ساز اسمبلی میں پیش کی، جو 12 مارچ 1949ء کو منظور ہوئی۔

(vii) خطبہ حجۃ الوداع کے دو نکات تحریر کیجیے۔

جواب: خطبہ حجۃ الوداع کے دو اہم نکات درجِ ذیل ہیں:

1- تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی ہے۔

2- تمام لوگ حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔ تمام انسان برابر اور ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ کسی کو کسی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

(viii) پارلیمنٹ کے کوئی سے دو فرائض بیان کیجیے۔

جواب: مجلسِ شوریٰ کے دو فرائض درجِ ذیل ہیں:

1- مجلسِ شوریٰ ملک کے لیے قوانین بناتی ہے۔ دونوں ایوانوں کو اس ضمن میں برابر کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ یعنی ایک بل ایک ایوان سے پاس ہونے کے بعد دوسرے ایوان کے پاس جاتا ہے یا اگر دوسرا ایوان مخصوصہ بل کو پہلے پاس کرتا ہے تو وہ پہلے ایوان کے پاس منظوری کے لیے جاتا ہے۔ وفاقی اُمور کی لسٹ میں مجلسِ شوریٰ کو قانون سازی کا پورا اختیار حاصل ہے۔ مشترکہ اُمور کی لسٹ میں سے بھی وفاقی پارلیمنٹ قانون بنا سکتی ہے۔

2- مجلسِ شوریٰ انتظامیہ پر کنٹرول کی مجاز ہوتی ہے۔ وزیرِ اعظم اور اس کی کابینہ پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ وقفہ سوالات کے دوران وزرا انفرادی یا اجتماعی طور پر سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

(ix) ڈینگی بخار کی تشخیص کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: ڈینگی بخار کی تشخیص خون کے ٹیسٹ سے کی جاتی ہے۔

3- درجِ ذیل میں سے کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ثقافت کی تعریف کیجیے۔

جواب: ثقافت ماحول کا وہ حصہ ہے جو انسان نے تشکیل دیا ہو۔

(ii) پاکستانی ثقافت کی کوئی دو خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: پاکستانی ثقافت کی دو خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

1- مخلوط ثقافت:

پاکستانی علاقوں میں آ کر بسنے والے لوگ دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے۔ ان میں ایرانی، وسطی ایشیائی، تورانی، عربی، یونانی، عراقی اور یورپی شامل تھے۔

2- مذہبی ہم آہنگی:

پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ علاقائی، صوبائی، لسانی، نسلی اور دیگر بنیادیں بھی ہیں، لیکن پاکستانیوں کی اہم ترین پہچان اسلام ہے۔

(iii) خوشحال خان خٹک کون تھے؟

جواب: خوشحال خان خٹک پشتو کے عظیم شاعر تھے۔ وہ صاحبِ قلم ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ سیف بھی تھے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے متعلق لکھا۔ ان میں عشقِ حقیقی، عشقِ مجازی، تصوّف، اخلاق، حریت اور بہادری کے موضوعات نمایاں ہیں۔

(iv) کشمیری زبان کے مختلف لہجوں کے نام لکھیے۔

جواب: کشمیر زبان کے مختلف لہجوں کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- مسلمانکی 2- ہندکی 3- گندورو 4- گامی

(v) پاکستان میں قومی یکجہتی و سالمیت کے لیے خواندگی کس طرح مفید ہو سکتی ہے؟

جواب: پاکستان میں پڑھے لکھے لوگوں کی بجائے دولت مند افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، جس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہے جو کہ قومی یکجہتی و اتحاد کے لیے سودمند نہیں ہے۔ حکومتِ پاکستان کو چاہیے

کہ وہ پڑھے لکھے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرے' تاکہ وہ سیاست میں آئیں اور سیاست کے ذریعے اسمبلیوں میں آئیں اور معاشرے کو سدھاریں؛ جس سے قومی یکجہتی کی فضا پیدا ہوگی۔

(vi) پاکستان میں زرعی ترقی کے لیے کوئی دو اقدامات تحریر کیجیے۔

جواب: پاکستان میں زرعی ترقی کے لیے کیے گئے دو اقدامات درجِ ذیل ہیں:

1- سیم و تھور کے ناسور پر قابو پانے کے لیے ملک بھر میں حکومت کی طرف سے متعدد پروگرام شروع کیے گئے ہیں تاکہ زیرِ کاشت رقبے میں اضافہ ہو سکے۔ ان پروگراموں سے نہ صرف زیرِ کاشت رقبہ بڑھا ہے' بلکہ زرعی پیداوار بھی بڑھی ہے۔

2- حکومت نے زرعی ترقیاتی بینک قائم کیا ہے تاکہ کسانوں کو بہتر بیج' کھاد' زرعی مشینری اور آلات و اوزار وغیرہ کے لیے قلیل اور طویل مدت کے قرضے فراہم کیے جا سکیں۔

(vii) پاکستان میں صنعتی ترقی کے لیے کوئی دو لوازمات لکھیے۔

جواب: پاکستان میں صنعتی ترقی کے لیے دو لوازمات درجِ ذیل ہیں:

1- ملکی مال بیچنے کے لیے قومی اور بین الاقوامی منڈیوں کا خوش اسلوبی سے جائزہ لینا۔

2- ملک کے اندر عاملینِ پیدائش کے وافر یا کم ہونے کا جائزہ لینا (یعنی ملک میں مزدور زیادہ ہیں یا سرمایہ)۔ مثال کے طور پر پاکستان میں مزدوروں کی وافر مقدار ہے' مگر سرمائے کی کمی ہے۔

(viii) حکومتِ پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ 2016ء کی کوئی دو نمایاں خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: حکومتِ پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ 2016ء کی دو نمایاں خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

1- یہ خواتین کو مختلف جرائم بشمول جرم کی ترغیب' گھریلو بدسلوکی' جذباتی اور نفسیاتی بدسلوکی' معاشی بدسلوکی' تعاقب اور سائبر کرائم سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

2- اس ایکٹ کے تحت متاثرہ خواتین اپنے مجرموں سے تحفظ کے لیے ایک حفاظتی حکم نامہ حاصل

کر سکتی ہیں۔

(ix) سعودی عرب کے کوئی دو حکمرانوں کے نام لکھیے۔

جواب: سعودی عرب کے دو حکمرانوں کے نام درج ذیل ہیں:

1- شاہ عبدالعزیز 2- شاہ فیصل

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال: 4- آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے اسباب تحریر کیجیے۔ (8)

جواب: آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام 1906ء میں ڈھاکہ کے مقام پر عمل میں آیا۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرس کے سالانہ اجلاس کے ختم ہونے پر برِصغیر کے مختلف صوبوں سے آئے ہوئے مسلم عمائدین نے ڈھاکہ کے نواب سلیم اللہ خاں کی دعوت پر ایک خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مسلمانوں کی سیاسی راہنمائی کے لیے ایک سیاسی جماعت تشکیل دی جائے۔ ڈھاکہ اجلاس کی صدارت وقارالملک نے کی۔ مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان، حکیم اجمل خاں اور نواب سلیم اللہ خاں سمیت بہت سے اہم مسلم اکابرین اجلاس میں موجود تھے۔ مسلم لیگ کا پہلا صدر سر آغا خان کو چنا گیا۔ مرکزی دفتر علی گڑھ میں قائم ہوا۔ تمام صوبوں میں شاخیں بنائی گئیں۔ برطانیہ میں لندن برانچ کا صدر سیّد امیر علی کو بنایا گیا۔

مسلم لیگ کے قیام کے اسباب

1- انڈین نیشنل کانگرس کا ہندوؤں کی جماعت بننا:

انڈین نیشنل کانگرس بطور سیاسی جماعت صرف ہندوؤں کی جماعت بن کر رہ گئی تھی۔ کانگرس پر انتہا پسند اور فرقہ پرست ہندو قابض ہو چکے تھے۔ اس لیے مسلمانوں کی ایک علیحدہ سیاسی جماعت کا قیام وقت کی اہم ضرورت تھی۔

2- فرقہ واریت:

مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں نے اپنی انتہا پسند اور متشدد تحریکوں کا آغاز کر دیا تھا۔ ہندو مہا سبھا، سنگھٹن اور آریہ سماج جیسی تحریکوں سے مسلمانوں کے وجود کو خطرہ تھا۔ ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیے مسلمانوں نے مسلم لیگ قائم کر لی۔

3- تقسیم بنگال کی مخالفت:

مشرقی بنگال کا نیا صوبہ 1905ء میں وجود میں آیا، جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ صوبہ بنگال کی تقسیم کی ہندوؤں نے شدید مخالفت کی۔ وہ مسلمانوں کی بہبود کے لیے اُٹھائے جانے والے کسی اقدام کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ انھوں نے تقسیم بنگال کے خاتمے کے لیے بہت بڑی تحریک شروع کر دی۔ یہ مخالفت بھی مسلمانوں کی سیاسی تنظیم کا باعث بنی۔

4- اُردو ہندی تنازعہ:

ہندو پورا زور لگا رہے تھے کہ دفتروں میں اُردو کی جگہ ہندی رائج کی جائے۔ وہ دیوناگری رسم الخط کو ملک بھر میں رائج کرنے کی کوشش میں تھے۔ اُن کے دباؤ میں آ کر بعض انگریز گورنر بھی اُن کی مدد پر آمادہ ہو گئے۔ ایسے میں مسلمانوں نے اُردو کے دفاع کے لیے تحریک چلائی۔ اس تحریک کو مضبوط بنانے کے لیے مسلم لیگ قائم کی گئی تا کہ حکومت کو مسلمانوں کے مطالبات اور احساسات پہنچائے جا سکیں۔ مسلمان اپنی زبان اور ثقافت کا تحفظ کرنا چاہتے تھے۔

5- سیاسی اصلاحات کا اعلان:

برطانیہ میں انتخابات میں لبرل پارٹی کی کامیابی کے بعد برصغیر میں سیاسی اصلاحات لانے کا اعلان کیا گیا۔ سیاسی اداروں کی تشکیل کا سلسلہ شروع ہونے کا امکان بنا تو مسلمانوں نے اپنی جائز نمائندگی کے حصول کے لیے ایک سیاسی جماعت کو وجود دینا ضروری سمجھا۔

6- شملہ وفد:

سر آغا خان کی قیادت میں مسلمانوں کا ایک نمائندہ وفد یکم اکتوبر 1906ء کو برطانوی

وائسرائے لارڈ منٹو سے ملا۔ وفد نے مسلمانوں کے سیاسی، ثقافتی، اقتصادی اور دیگر حقوق کے حصول کے لیے ایک عرضداشت پیش کی۔ مسلمانوں نے انتخابات میں اپنے لیے جُداگانہ انتخابی طریقہ اپنانے کا مطالبہ کیا۔ وائسرائے نے حوصلہ افزا باتیں کیں۔ وفد نے محسوس کیا کہ سیاسی جماعت کی تشکیل کا وقت آ گیا ہے اور چند ہفتوں بعد آل انڈیا مسلم لیگ قائم کر دی گئی۔

سوال :5- شہریوں کے کوئی سے سات فرائض بیان کیجیے۔ (8)

جواب :

شہریوں کے فرائض

شہریوں کو جو حقوق دیے جاتے ہیں ان کے بدلے ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں، جن کو فرائض کہتے ہیں۔ شہریوں کے اہم فرائض درجِ ذیل ہیں:

1- وفاداری:

ہر شہری اپنے ملک کا وفادار ہو اور اس کی حفاظت کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہو۔

2- قوانین کی پابندی:

تمام شہری ریاست کے قوانین کی پابندی کرتے ہیں اور قانون شکنی سے باز رہتے ہیں۔

3- ٹیکسوں کی ادائیگی:

ہر شہری وقت پر اپنے ملک کے ٹیکسوں کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔

4- ووٹ کا صحیح استعمال:

ووٹ کا صحیح استعمال بھی ہر شہری کی اہم ذمہ داری ہے۔

5- خدمتِ خلق:

ہر شہری کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام کی خدمت کے کاموں میں حصہ لے۔

6- تعلیم کا حصول:

ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ خود بھی تعلیم حاصل کرے اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم دلانے کا بندوبست کرے۔

7- قومی مفاد:

- ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دے۔

سوال 6:- پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے تعلقات کا ارتقائی جائزہ پیش کیجیے۔ (8)

جواب:

پاک چین تعلقات

1- پاک چین تعلقات کی ابتدا:

پاکستان اور چین ہمسایہ ممالک ہیں۔ ان کے باہمی تعلقات شاندار روایات اور قریبی دوستی پر مبنی ہیں۔ اکتوبر 1949ء میں عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے چند ماہ بعد پاکستان نے اسے تسلیم کر لیا اور بعد ازاں سفارتی تعلقات قائم کیے۔

2- پاک چین سرحد کی حد بندی:

1955ء میں بنڈونگ کانفرنس میں پاکستانی اور چینی وزرائے اعظم کی ملاقاتیں ہوئیں اور اس کے بعد ملاقاتوں کا یہ سلسلہ آج تک قائم ہے۔ 1961ء میں دونوں ممالک کے درمیان سرحد کی حد بندی کی کوششوں کا آغاز ہوا جو 1963ء میں تکمیل کو پہنچا۔ اس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے تعلقات انتہائی خوشگوار ہو گئے اور تجارتی معاہدوں کی راہ کھلی نیز پاکستان کی ہوائی کمپنی نے بیجنگ میں ہوائی سروس بھی شروع کر دی۔

3- مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت:

فروری 1964ء میں صدرِ پاکستان نے چین کا تاریخی دورہ کیا، جس میں چین نے کشمیر کے پُرامن تصفیہ کے لیے پاکستان کے موقف کی حمایت کی۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بھی چین نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا اور پاکستان کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لیے اسلحہ مہیا کیا۔

4- فنی اور مالی امداد:

چین نے پاکستان کو مختلف صنعتوں کے قیام کے لیے فنی اور مالی امداد مہیا کی ہے، جس کی نمایاں مثال ٹیکسلا میں بھاری مشینی کمپلیکس اور اس کے ذیلی منصوبے لانڈھی میں مشین ٹول فیکٹری کا قیام اور اسلام آباد میں سپورٹس کمپلیکس کا قیام شامل ہے۔

5- زمینی اور فضائی رابطوں کا قیام:

1969ء میں چین اور پاکستان کے درمیان شاہراہِ قراقرم کی تعمیر مکمل ہوئی، جس کے باعث دونوں ممالک کے درمیان قریبی رابطہ قائم ہوا اور کئی وفود کا تبادلہ ہوا۔ اسی طرح دونوں ممالک کے درمیان فضائی رابطہ بھی قائم کیا گیا۔

6- دفاعی معاہدے:

دفاعی میدان میں بھی چین اور پاکستان کے درمیان 1985ء میں کئی معاہدے کیے گئے جن کے تحت چین نے کامرہ کمپلیکس اور پاکستان واہ آرڈیننس فیکٹری کی تعمیر میں پاکستان کی مدد کی اور اسی طرح صوبہ خیبر پختونخوا میں ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس کی تعمیر کے لیے 273 ملین روپے مہیا کیے۔

7- سفارتی تعلقات:

پاکستان نے سفارتی سطح پر چین کا ساتھ دیا۔ چین کو اقوامِ متحدہ کا مستقل ممبر بنانے کے لیے پاکستان نے چین کی حمایت کی۔ چین اور امریکہ کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا، جس سے دونوں ممالک کے درمیان براہِ راست تعلق قائم ہوا۔ کمبوڈیا میں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کے مسئلہ پر پاکستان نے چین کے موقف کی حمایت کی اور چین نے بھی افغانستان میں روس کی فوجی مداخلت کی سخت مخالفت کی اور پاکستان کے مطالبہ کی حمایت کی۔

8- باہمی دورے اور معاہدات:

چین کے وزیرِ اعظم نے 1987ء اور 2001ء میں پاکستان کے دورے کیے۔ چین کے

چیئرمین نیشنل پیپلز کانگرس نے اپریل 1999ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ جواب میں صدر پاکستان نے بھی 2001ء اور 2002ء میں چین کے دورے کیے۔ 2013ء میں پاکستان کے وزیراعظم نے چین کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران پاکستان اور چین کے درمیان توانائی کے شعبے میں مختلف معاہدات ہوئے۔ ان باہمی دوروں سے چین اور پاکستان کے درمیان گہرے قریبی تعلقات قائم ہوئے۔ چینی صدر کے دورۂ پاکستان اپریل 2015ء کے دوران' چین اور پاکستان نے 46 بلین ڈالر کے معاہدات پر دستخط کیے' جس کے مطابق گوادر کو کاشغر سے ریلوے اور شاہراؤں کے ذریعے ملایا جائے گا۔ نومبر 2016ء کو چین نے 8.5 بلین ڈالر کی مزید سرمایہ کاری کرنے کا اعلان کیا۔